روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 25 مارچ 2015ء 4 جمادی الثانی 1436 ہجری 25 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 69

چاند اور سورج کی گواہی

حضرت امام محمد باقر (حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کیلئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی 13) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی 28) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

(سنن دار قطنی کتاب العیدین باب صفة صلوٰۃالخسوف والکسوف حدیث نمبر1816)

رفقاءِ مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات جنہوں نے گرہن کا نشان دیکھ کر بیعت کی اور اطاعت وخلوص اور وفا شعاری میں بڑھتے چلے گئے

مارچ کا مہینہ، جمعہ کا دن اور یہ سورج گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ یاد کروانے والے ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج یہاں سورج گرہن تھا اور اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ وخیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس لحاظ سے جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی، جماعت کو ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔

مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑا زبردست نشان سورج اور چاند گرہن تھا، جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق ومغرب میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کے نشان کا حضرت مسیح موعود اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کے اس گرہن کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا یعنی مخصوص تو نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ اس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا۔ اور پھر آج کے دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعہ کو حضرت مسیح موعود کی آمد سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے توجہ ہوتی ہے کیونکہ اسی مہینے میں یوم مسیح موعود بھی ہے۔ گویا یہ مہینہ، یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کرانے والے ہیں۔

حضور انور نے اس حوالے سے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے۔ حضور انور نے بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے جنہوں نے سورج اور چاند گرہن کا نشان دیکھ کر مسیح موعود کی تلاش اور جستجو کی، قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی، اطاعت وخلوص اور وفا شعاری میں بڑھتے چلے گئے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط اور صیقل کیا۔

حضرت غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں میں ایک مولوی بدرالدین نامی شخص تھے۔ میں بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے اُن کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن کو سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا کہ مہدی صاحب کی علامات ظہور میں آ گئیں اور ان کی آمد کا وقت آن پہنچا۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے۔ مولوی صاحب بہت ہی مخلص، نیک فطرت اور پُر اخلاص تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بیوی کو ایک سال کی کوشش کر کے احمدی کیا۔ پھر حضور انور نے حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں کا بیان کردہ ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا، 1894ء میں سورج اور چاند گرہن والے نشان کے ظاہر ہونے پر لالیاں سے دو یا تین آدمیوں پر مشتمل ایک وفد حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور اس نشان کی تصدیق کی خاطر لالیاں سے پیدل سفر کر کے قادیان پہنچا اور سورج اور چاند گرہن کے اس نشان کو آپ کی ذات میں سچ پا کر آپ کی بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔

حضور انور نے اسی طرح بعض اور واقعات بھی بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرنے کے بجائے آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر عزیزم احمد یحییٰ باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جرمنی جو کہ جامعہ احمدیہ کے طالب علم تھے، ایک حادثے میں وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پریس ریلیز

مکرم نعمان نجم صاحب ملیر کراچی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

شرپسند عناصر سفاکانہ کارروائیوں سے احمدیوں کو خوفزدہ نہیں کر سکتے : ترجمان جماعت احمدیہ

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 21 مارچ 2015ء کو رات آٹھ بجے کراچی کے علاقے ملیر میں 30 سالہ احمدی نوجوان مکرم نعمان نجم صاحب کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم نعمان نجم صاحب ملیر میں اپنی کمپیوٹر ہارڈویئر کی دکان پر موجود تھے کہ دو نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں انہیں پانچ گولیاں لگیں۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ وہ غیر شادی شدہ تھے۔ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ محض احمدی ہونے کی بنا پر ان کی ٹارگٹ کلنگ کی گئی۔ ان کی میت تدفین کے لئے ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 23 مارچ 2015ء کو بعد نماز فجر ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں امانتاً تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ گزشتہ سال 11 احمدیوں کو عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ یہ قربانیاں ہمارے حوصلوں کو بلند کرنے والی ہیں۔ دشمن دہشت گردی کر کے ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکتا نہ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی اس بات پر بھی ایمان لازمی ہے کہ اس کے تمام احکام ہماری استعدادوں کے مطابق ہیں اور ہمیں ان پر اپنی تمام تر استعدادوں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

ہر ایک کے عمل اور سمجھ کی جو استعداد کی حد ہے وہی اس کی نیکی کا معیار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ طاقت سے بڑھ کر کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالتا

ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو نماز بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ادا نہیں کرتے جو فرض ہے

جس طرح دنیا کے کاموں کے لئے کوشش ہوتی ہے اس سے بڑھ کر دین کے کام کے لئے کوشش ہونی چاہئے اور استعدادوں کو بڑھانے کی بھی کوشش ہونی چاہئے ہمارے مربیان اور صاحب علم لوگ کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی استعدادوں کو بڑھایا ہوا ہے تو وہ ان کا صحیح استعمال بھی کریں اور اپنی استعدادوں سے کمزوروں کی استعدادوں کو علمی لحاظ سے بڑھانے کی کوشش کریں

مربیان اور دوسرے واقفین زندگی جن کو دین کا علم ہے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ کریں کہ لوگوں کی استعدادوں کو سہارا دے کر اوپر لائیں۔ کم از کم درجے سے اوپر کے درجوں کی طرف استعدادوں کو بڑھانے میں مدد دیں یا جن درجوں پر ہیں ان کے بھی جو مختلف معیار ہیں ان کو بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ بات جہاں ترقی کرنے والے افراد کے ایمان و یقین میں اضافہ کرنے والی ہوگی وہاں جماعتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی

عہدیداروں کا بھی یہ فرض ہے کہ جماعت کی علمی اور دینی ترقی کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کریں۔ ان کی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش کریں تا کہ اپنے اپنے لحاظ سے ہر ایک شخص کی استعدادوں میں اضافہ ہوتا رہے

اگر اس بات کو لے کر عہدیدار بھی اور جو بھی دوسرے ذمہ دار ہیں بیٹھے رہیں کہ ہم نے اپنے درس میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس سنا دیا۔ یا لوگ خلیفۂ وقت کا خطبہ سن لیتے ہیں اس لئے بار بار ذاتی طور پر بھی اور مختلف مجالس میں بھی ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہیں ہے تو وہ غلط ہیں۔ چاہے اس نیت سے بھی نصیحت سے رُکیں کہ اگر خلیفۂ وقت کی نصیحت کا اثر نہیں ہوا تو ہماری نصیحت کا کیا اثر ہوگا تب بھی غلط ہے۔ یاد دہانی بہر حال ضروری ہے

ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں چُست ہو وہاں دوسروں کو بھی چُست کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ہر ایک اس سوچ کے ساتھ کام کرے تو ہم نہ صرف دوسروں کی استعدادیں بڑھانے میں حصہ دار بن رہے ہوں گے بلکہ اپنی استعدادیں بھی اس سوچ کے ساتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ مَیں نے بھی ایک جگہ کھڑے نہیں رہنا، ترقی کرنی ہے اور دوسروں کو خیر مہیا کر کے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے کئی گنا فضلوں کے بھی مستحق بن رہے ہوں گے اور یہ سوچ جماعت کی عمومی ترقی میں بھی ایک تغیّر پیدا کرنے والی بن جائے گی

محترمہ جنان العنانی صاحبہ آف شام حال ترکی اور مکرمہ حبیبہ صاحبہ آف میکسیکو کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جنوری 2015ء بمطابق 30 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (البقرۃ:287) یعنی اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو انسانی طاقت سے باہر ہو، اس کی استعدادوں سے باہر ہو، اس کی قابلیت سے باہر ہو۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے احکام آتے ہیں جن پر عمل انسانی طاقت سے باہر نہیں تو پھر ان پر عمل کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے۔ ایک حقیقی مومن یہ عذر نہیں کر سکتا کہ فلاں حکم میری طاقت سے باہر ہے۔ اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی اس بات پر بھی ایمان لازمی ہے کہ اس کے تمام احکام ہماری استعدادوں کے مطابق ہیں اور ہمیں ان پر اپنی تمام تر استعدادوں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ حکم ہے تم اس پر عمل کر کے اس کے اعلیٰ ترین معیاروں کو ضرور حاصل کرنا ورنہ اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ہر حکم پر عمل تمہاری استعدادوں کے مطابق ضروری ہے۔ اور جب ہم انسانی فطرت کا، انسان کی حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر انسان کی حالت مختلف ہے۔ اس کی دماغی حالت، اس کی جسمانی ساخت، اس کا علم، ذہانت وغیرہ مختلف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں، اس کی حالت اور اس کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احکامات میں ایسی لچک رکھ دی ہے جس کے کم سے کم معیار بھی ہیں اور زیادہ سے زیادہ معیار بھی مقرر ہیں۔ جب ایسی لچک ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میرے احکامات پر دیانتداری سے عمل کرو۔ پس یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے جو انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے دی گئی ہے۔ کسی کو اس

اعتراض کی گنجائش نہیں رہنے دی کہ اے اللہ! تُو نے میری فطرت تو ایسی بنائی ہے، میری حالت تو ایسی بنائی ہے اور احکامات اس سے مطابقت نہ رکھنے والے دیئے ہیں۔ حکم تو تُو مجھے یہ دے رہا ہے کہ اعلیٰ ترین معیار تیرے احکامات پر عمل کر کے قائم کروں اور میری جسمانی حالت یہ ہے کہ میں اس پر عمل اس معیار کے مطابق کر ہی نہیں سکتا یا میری ذہنی حالت نہیں یا میری اور کمزوریاں ہیں جو ان معیاروں کو حاصل کرنے میں روک ہیں، مَیں کس طرح اس پر عمل کر سکتا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ ...... کہہ کر تمام عذر ختم کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیشک اپنے احکامات، اپنی تعلیم پر عمل کا مکلّف ٹھہرایا ہے۔ اس کو کہا ہے کہ تم ضرور کرو مگر اس کا چھوٹے سے چھوٹا معیار رکھ کر اس پر عمل نہ کر کے مؤاخذہ سے بچنے والوں کا عذر نہیں رہنے دیا۔ فرما دیا کہ یہ معیار تمہاری حالت کے مطابق ہیں ان پر تو بہر حال چلنا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلے سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ ...... اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے اور نہ شرائع و احکام خدائے تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے۔" (پہیلیاں بوجھوانی شروع کر دے۔ مشکل باتیں بیان کر کے انسان پر یہ فخر ظاہر کرے۔) فرمایا: "...... فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل درآمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر اور پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 62-61۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جو اعضاء دیئے ہوئے ہیں، جو طاقتیں دی ہوئی ہیں اس کے قویٰ کی برداشت اور طاقت کے مطابق اپنے احکامات پر عمل کرنے کی انسان سے توقع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی ہماری طرح نہیں ہے کہ اپنا رعب قائم کرنے کے لئے حکم دے دیئے۔ ان افسروں کی طرح جو اپنے ماتحتوں کو تنگ کرنے کے لئے بعض حکم دیتے ہیں اور نہ عمل کرنے کی وجہ سے ان کو ذلیل و رسوا کرتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رحمت تو اپنے بندوں پر بے شمار ہے۔ انسان عمل کرے۔ جن باتوں کے عمل کرنے کا حکم دیا ہے تو کئی گنا اجر دیتا ہے اور ہر ایک کی صلاحیت کے مطابق اس سے عمل کی توقع رکھتا ہے اور بے شمار اجر دیتا ہے۔ پس کیا ایسا خدا جو اپنے بندوں پر اس قدر مہربان ہو اس کی باتوں پر عمل کرنے کی انسان کو اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش نہیں کرنی چاہئے؟ یقیناً ایک حقیقی مومن اس کے لئے کوشش کرے گا اور کرنی چاہئے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ ...... کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"شریعت کا مدار نرمی پر ہے۔ سختی پر نہیں"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 404۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی ہر ایک سے اس کی استعدادوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔ شریعت نرمی اور آسانی دیتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے استعدادوں کے مطابق عمل کا کہہ کر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کی حد مقرر کر دی۔ یہ حد بندی کر دی۔ ہر ایک کی اپنی ذہنی اور علمی حالت کے مطابق انسانی عقلوں کی بھی حد بندی کر دی۔ کاموں کی بھی حد بندی کر دی سوائے اس کے کہ انسان ذہنی بیمار ہو یا پاگل ہو۔ چھوٹی سے چھوٹی عقل رکھنے والے کے لئے بھی اس کے مطابق عمل کا کہا ہے جو اس کی صلاحیتیں ہیں، جو اس کی استعدادیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہر انسان ایمان حاصل کرے۔ اس لئے اس نے چھوٹی سے چھوٹی عقل کا بھی معیار قائم کیا کہ جو جس کی صلاحیت ہے اس کے مطابق اس کو ایمان تو بہر حال حاصل کرنا چاہئے۔ اگر وہ چھوٹی سے چھوٹی عقل کا بھی معیار مقرر نہ کرتا پھر سب لوگ ایمان لانے کے مکلّف نہ ہوتے۔ ان پر لازمی نہ ہوتا کہ ضرور ایمان لائیں۔ صرف وہی اس کے مکلّف ہوتے جو عقل کے اونچے معیار کے ہیں جن کی صلاحیتیں اور استعدادیں بہت زیادہ ہیں۔ اگر کسی شخص کو کوئی بات سمجھ نہ آئے تو پھر اس پر عمل نہ کرنے کا الزام عائد نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ادنیٰ عقل سے لے کر اعلیٰ عقل تک مختلف درجوں کے لحاظ سے معیار رکھے ہیں۔ کوئی بڑا عقلمند ہے۔ کوئی کم عقلمند ہے۔ کسی میں زیادہ صلاحیتیں استعدادیں ہیں۔ کسی میں کم ہیں۔ دنیا داری کے معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اسی دماغی رجحان اور حالت کے مطابق کوئی اعلیٰ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ صلاحیت رکھتے ہوئے بہت آگے نکل جاتا ہے۔ کوئی درمیان میں رہتا ہے۔ کوئی بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ پھر پیشوں کے لحاظ سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی پیشے میں آگے نکلنے کی صلاحیت رکھتا ہے کوئی کسی پیشے میں۔ تعلیم کے لحاظ سے کسی کا رجحان کسی مضمون کی طرف ہوتا ہے، کسی کا کسی طرف۔ تو یہ ایک فطری چیز ہے کہ رجحان مختلف کاموں کے کرنے اور ان میں کامیابی حاصل کرنے کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہر حال کوئی انسان برابر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے برابر پیدا ہی نہیں کیا، نہ حالات اس کو برابر رکھ سکتے ہیں۔ انسانوں کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے۔ برابر مواقع بھی دیئے جائیں تو تب بھی کوئی آگے نکل جاتا ہے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ عقل کے علاوہ بھی بعض عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ یہی حالت ایمان کی بھی ہے۔ جس طرح ظاہری طور پر ہوتا ہے اس طرح ایمان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی بھی یہی حالت ہے۔ اپنی اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق کوئی آگے نکل جاتا ہے، کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ ہم یہ امید تو سب سے کر سکتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا ہے نہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ سب کا ایمان اور عمل کا معیار ایک جیسا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ یہ تو فرماتا ہے کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔ کیوں اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ لیکن یہ مطالبہ قرآن کریم میں نہیں ہے کہ ہر ایک حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مومن کیوں نہیں بنتے۔

ایک روایت میں آتا ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض ہے۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی روزے فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں ثواب کی خاطر تم نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ یہ باتیں سن کر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا کہ خدا کی قسم! نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس کو کامیاب سمجھو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب الزکاۃ من الاسلام حدیث نمبر 46)

آپ نے اس کو فلاح پانے والا کہا اور یہ کہہ کر جنت کی بشارت دی۔

پس اس بات سے پتا چلتا ہے کہ اسلام نے ہر ایک سے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ جیسے ایمان کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہر ایک کے مختلف درجے ہیں۔ ہر ایک کی طاقتیں ہیں۔ ہر ایک کے ایمان کے معیار ہیں۔ حضرت ابوبکر زکوٰۃ کے علاوہ بھی گھر کا اپنا سارا مال اٹھا کے لے آتے ہیں۔ حضرت عمرؓ سمجھتے ہیں آج مَیں آگے نکل جاؤں گا اور آدھا مال گھر کا لے آتے ہیں۔ لیکن جب دیکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام لے کر آئے ہوئے تھے۔

(سنن الترمذی ابواب المناقب باب نمبر 43 حدیث نمبر 3675)

تو یہاں بھی ہر ایک کے معیار ہیں۔ ہاں یہ بیشک ہے کہ ایسے اعلیٰ معیار کا مطالبہ ہر ایک سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن تحریص دلائی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نوافل کا ثواب ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ نوافل فرائض کی کمی کو بھی پورا کرتے ہیں۔ ایمان و یقین میں اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ضرور ہر ایک کے لئے فرض ہے چاہے اس کی حالت یہ ہے کہ نہیں کہ نفل ادا کرے۔ یعنی جو بھی فرائض میں داخل ہے صرف نفل نمازوں کے (معاملہ میں) نہیں بلکہ مالی قربانی کے لئے بھی، وقت کے لئے بھی۔ کیونکہ اعلیٰ

درجوں پر عمل جو ہے (دین) میں قابلیتوں کی بنا پر ہے۔ اس لئے ہر ایک کے لئے فرض نہیں ہے اور چونکہ قابلیتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے کم سے کم قابلیت اور عقل جو سب میں ہوتی ہے اس کے مطابق مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایمان کے اعلیٰ مدارج کا ہر ایک سے مطالبہ نہیں کیا گیا۔ جو (مدارج) کسی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ایمان رکھنے والے کے اپنے اعلیٰ معیار کے مطابق ہوں، کم سے کم ایمان رکھنے والے کا جو اعلیٰ ترین معیار ہے اس کو وہاں تک پہنچنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ پس یہ فرق ہے جو صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق رکھا گیا ہے اور کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالا گیا۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ انسانی نفوس کو ان کی وسعت علمی سے زیادہ کسی بات کو قبول کرنے کے لئے تکلیف نہیں دیتا اور وہی عقیدے پیش کرتا ہے جن کا سمجھنا انسان کی حد استعداد میں داخل ہے تا اس کے حکم تکلیف ما لا یطاق میں داخل نہ ہوں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد10 صفحہ432)

پس ہر ایک کے عمل اور سمجھ کی جو استعداد کی حد ہے وہی اس کی نیکی کا معیار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ طاقت سے بڑھ کر کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالتا۔

یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی پاتال تک ہے، گہرائی تک ہے۔ کسی بھی قسم کا بہانہ اپنی کم علمی یا کم عقلی یا استعدادوں کی کمی کا اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں چل سکتا۔ اس لئے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنی استعدادوں کے جائزہ لے کر اپنے ایمان اور عمل کو پرکھنا چاہئے۔ یہی نہیں کہ تھوڑے سے تھوڑا معیار ہے تو بس ہمیں چھٹی مل گئی۔ کم از کم معیار بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ یہ تھا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اور ایک مرد کے لئے پانچ نمازیں باجماعت فرض ہیں۔ روزے فرض ہیں اور اگر مال پر قربانی یا زکوٰۃ لگتی ہے تو وہ بھی فرض ہے۔ پس یہ کم از کم معیار ہیں۔ پس ان معیاروں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے جائزے لے کر ہر ایک کو پرکھنا چاہئے۔

جیسا کہ میں نے کہا اس حدیث میں اس شخص نے کہا تھا کہ نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم تو وہ کم از کم معیار تھا جس کا اس نے اعلان کیا تھا۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو نماز بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ادا نہیں کرتے جو فرض ہے جیسا کہ میں نے کہا مردوں کو باجماعت نماز فرض ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح دنیا کے کاموں کے لئے کوشش ہوتی ہے اس سے بڑھ کر دین کے کام کے لئے کوشش ہونی چاہئے اور استعدادوں کو بڑھانے کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کمزور لوگ ہمیشہ اپنے لئے سہارے کی تلاش کرتے ہیں لیکن کیونکہ صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے بعض لوگ جن میں کچھ قابلیت ہو آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن بعض مزید سہارے کو چاہتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوتا کہ وہ تھک کر اس لئے بیٹھ جائیں کہ ان کی صلاحیت ہی اتنی تھی۔ دنیاوی قانون میں تو ممکن ہو سکتا ہے کہ صلاحیت سے زیادہ کا وزن کسی پر ڈالا جا رہا ہو لیکن دین کے معاملات میں یہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ کم از کم معیار کے بعد یہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ صلاحیت سے زیادہ کا بوجھ کسی پر لادا جا رہا ہو۔ ہاں بعض باتوں کو سمجھنے کے لئے بعض سہاروں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ جیسا کہ دنیاوی معاملات میں پڑتی ہے۔ ان سہاروں کی طرف کمزور مومنوں کو رجوع کرنا چاہئے اُسی طرح جس طرح ایک کمزور طالب علم استاد سے بار بار کوئی سبق سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور استاد کی کوشش سے ان کے معیار بہتر ہو جاتے ہیں لیکن استاد مدد نہ کرے تو بالکل پیچھے رہ جاتے ہیں لیکن ایسے استاد جو مدد نہ کریں ان کے رویے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ استاد صحیح طور پر اپنے فرائض اور اپنا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ اپنے کام سے خیانت کرنے والے استاد ہیں۔

یہاں میں دین کے لئے جو استاد مقرر ہیں ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں یعنی ہمارے مربیان و (-) اور صاحب علم لوگ کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان کی استعدادوں کو بڑھایا ہوا ہے تو وہ ان کا صحیح استعمال بھی کریں اور اپنی استعدادوں سے کمزوروں کی استعدادوں کو علمی لحاظ سے بڑھانے کی کوشش کریں کیونکہ یہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا شکرانہ ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حقیقی رنگ میں شکر گزاری نہ ہو تو انسان گنہگار بن جاتا ہے۔

پس مربیان اور (-) اور دوسرے واقفین زندگی جن کو دین کا علم ہے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ کریں کہ لوگوں کی استعدادوں کو سہارے دے کر اوپر لائیں۔ کم از کم درجے سے اوپر کے درجوں کی طرف استعدادوں کو بڑھانے میں مدد دیں یا جن درجوں پر ہیں ان کے بھی جو مختلف معیار ہیں ان کو بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ بات جہاں ترقی کرنے والے افراد کے ایمان و یقین میں اضافہ کرنے والی ہوگی وہاں جماعتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

(-) اور مربیان کو تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ تمہارے علم کی وجہ سے تمہاری استعدادیں بڑھائی گئی ہیں ان کو اپنے بھائیوں کی استعدادیں بڑھانے کے لئے استعمال کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (آل عمران:105) اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے کئی جامعات چل رہے ہیں جہاں سے دینی تعلیم حاصل کر کے مربیان اور (-) نکل رہے ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ جماعت کی تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دیں۔ دینی علم انہوں نے صرف خاص موقعوں اور تقریروں یا مناظروں یا صرف چند افراد کو (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے نہیں سیکھا بلکہ مسلسل اپنے آپ کو اس کام میں مصروف رکھنا ہے۔ یہ ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اپنوں کی تربیت بھی کرنی ہے۔ ان کے ایمان و ایقان میں اضافے کے طریق بھی انہیں سکھانے ہیں۔ ان کی استعدادوں کو بڑھانے کی بھی کوشش کرنی ہے اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کے نئے سے نئے راستے اور طریق بھی ایجاد کرنے ہیں۔ بعض زیادہ تجربہ کار ہو جاتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کام نہیں ہے۔ جو کام دیا جاتا ہے ہم اسے فوری طور پر بجا لاتے ہیں۔ لیکن یہ چیز غلط ہے۔ صرف یہ بہانے ہوتے ہیں۔ بعض اپنے کام کی طرف توجہ دینے کی بجائے اپنی گھریلو ذمہ داریوں کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہوتے ہیں۔ بعض اپنی ذات پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینے والے ہوتے ہیں چاہے وہ چند ایک ہی ہوں۔ لیکن اگر ایسے نظر آتے ہیں تو چھوٹی سی جماعت میں بہت ابھر کر سامنے آ جاتے ہیں۔ ہفتہ میں تین دن سٹوروں میں پھرتے رہتے ہیں۔ مَیں صرف نئے آنے والوں کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں سے بہت سے اللہ کے فضل سے ایسے ہیں جو قربانی کے جذبے سے سرشار ہیں اور ابھی تک وہ ایک جذبے سے کام کر رہے ہیں اور اللہ کرے کہ وہ کام کرتے رہیں۔ اکثریت اپنے وقت کا احساس بھی رکھتے ہیں۔ جو پہلے جیسا کہ مَیں نے کہا تجربہ کار ہیں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دینی علم کی جو استعدادیں بڑھائی ہیں ان کے فرائض جو اُن پر عائد کئے ہیں ان کا اپنے طور پر بھی صحیح استعمال کریں اور افراد جماعت کی استعدادیں بڑھانے میں ایک اچھے استاد کی طرح ان کا استعمال کریں۔

دنیا میں کوئی بھی نظام ہو، اللہ تعالیٰ کو تو پتا تھا کہ نظام کو چلانے کے لئے مختلف قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے **اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو اپنے ایمان اور دینی علم کی استعدادیں بڑھا کر پھر دنیا کی بھلائی کے لئے اسے استعمال کریں اور واقفین زندگی نے اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے۔ پس یہ علم اور یہ پیشکش اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا حق ادا کریں۔** یہ صحیح ہے کہ اس علم کے سیکھنے اور سکھانے میں بھی سب برابر نہیں ہو سکتے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں۔ جیسا کہ ہر ایک ایک جیسا نفع دوسروں کو نہیں پہنچا سکتا۔ دوسروں کی صلاحیتوں کو اجاگر نہیں کر سکتا۔ ہر ایک کی اپنی انفرادی صلاحیت دین کا علم سیکھنے اور سکھانے میں مختلف ہوتی ہے۔ لیکن جتنی صلاحیت ہے، جتنی استعداد ہے اس کے استعمال کے تو اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ہر ایک اس طرح سنجیدگی سے کوشش کرے گا تو وہ جہاں اپنے کمزور بھائیوں کے لئے فائدہ مند ہوں گے وہاں جماعت کے معیار بھی بلند کرنے والے ہوں گے۔

پس واقفین زندگی اور خاص طور پر مربیان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور افراد جماعت کی استعدادوں کے معیار بلند کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عہدیدار ہیں۔ افراد

جماعت انہیں اس لئے عہدیدار بناتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جن افراد کو ہم کوئی عہدہ دینا چاہتے ہیں ان کی استعدادیں، ان کا علم، ان کی عقل ہم سے بہتر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منتخب کرنے والوں کی یہ سوچ ہونی چاہئے اور یہ سوچ رکھنا فرض کی ادائیگی کا کم ازکم معیار ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کرتے۔ اگر یہ کم ازکم معیار عہدیدار منتخب کرتے وقت سامنے ہو تو کبھی کوئی ایسا عہدیدار منتخب نہ ہو جو صرف عہدے کے لئے منتخب کیا گیا ہو۔ بہرحال عہدیداروں کا بھی یہ فرض ہے کہ جماعت کی علمی اور دینی ترقی کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کریں ان کی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش کریں تاکہ اپنے اپنے لحاظ سے ہر ایک شخص کی استعدادوں میں اضافہ ہوتا رہے۔ تربیت کا معاملہ ہے تو سیکرٹری تربیت اور صدر جماعت کے ساتھ باقی عاملہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے نمونے کے ساتھ دوسروں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔ مثلاً خطبات سننا ہے، درس سننا ہے، جماعتی پروگراموں میں شامل ہونا ہے تاکہ دینی اور علمی اور روحانی ترقی ہو۔ ان فنکشنز (functions) پر لانا اور پھر ان خطبات وغیرہ اور جلسوں وغیرہ سے فائدہ اٹھا کر مستقل افراد جماعت کو یاددہانی کرواتے رہنا یہ عہدیداروں کا کام ہے۔ جہاں یہ مربیان کا فرض ہے وہاں عہدیداروں کا بھی کام ہے۔ عاملہ کے تمام ممبران کا فرض ہے۔

بعض مربیان جو ہیں بڑے اعلیٰ رنگ میں اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ میرے خطبے کے نوٹس بھی لیتے ہیں۔ پھر اپنے درسوں میں، اپنی مجلسوں میں سارا ہفتہ کسی نہ کسی بات کو لے کر تلقین کرتے ہیں جس کا افراد جماعت پر بھی نیک اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ مجھے اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ درس سن کے ہمارے دینی علم میں اضافہ ہوا۔ فلاں عمل کو ہمیں صحیح طور پر کرنے کا طریق پتا چلا۔ ہماری سستیاں دُور ہوئیں۔ لیکن اگر اس بات کو لے کر عہدیدار بھی اور جو بھی دوسرے ذمہ دار ہیں بیٹھے رہیں کہ ہم نے اپنے درس میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس سنا دیا۔ یا لوگ خلیفۂ وقت کا خطبہ سن لیتے ہیں اس لئے بار بار ذاتی طور پر بھی اور مختلف مجالس میں بھی ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، یاددہانی کرانے کی ضرورت نہیں ہے تو وہ غلط ہیں۔ چاہے اس نیت سے بھی نصیحت سے رکیں کہ اگر خلیفہ وقت کی نصیحت کا اثر نہیں ہوا تو ہماری نصیحت کا کیا اثر ہوگا تب بھی غلط ہے۔ یاددہانی بہرحال ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ بعض باتیں بعض لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آتیں۔ میں خود بھی کوشش کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے الفاظ کو اپنے الفاظ میں بھی آسان رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کروں۔ لیکن پھر بھی میں نے جائزہ لیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ یا جو وہ سمجھے وہ صحیح نہیں تھا۔ اس لئے اگر وقتاً فوقتاً آسان انداز میں ہلکے پھلکے طور پر مجالس میں سمجھایا جاتا رہے تو کم استعداد والوں کو بھی سمجھ آجاتی ہے۔

پس سہاروں کی بہرحال ضرورت پڑتی ہے اور ذمہ دار لوگوں کا یہ کام ہے کہ کمزوروں کا سہارا بنیں۔ بعض لوگ تو خود بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے خطبہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنا تو ہمیں مضمون سمجھ آیا۔ لیکن ہر ایک خود توجہ نہیں دیتا۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے اور وہ لوگ جن پر یہ ذمہ داری ہے کہ کمزوروں کا سہارا بننے کی کوشش کریں ان کو بہرحال اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی نماز باجماعت کی بات ہوئی ہے کہ مردوں پر فرض ہے۔ اکثر میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اس میں بھی اگر باقاعدہ آنے والے سہارا بننے کی کوشش کریں تو بہتری آسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ عہدیدار ہی ہوں، عام آدمی بھی سہارا بن سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے بھی اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا کہ ایک دن میں عشاء کی نماز پر (بیت) میں آیا تو میں نے دیکھا کہ صرف دو صفیں تھیں۔ قادیان کی بات ہے۔ تو میں نے کہا کہ لوگ نماز پر آتے ہوئے ہمسایوں کو بھی ساتھ لے آیا کریں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اگلے دن تعداد بڑھنی شروع ہوگئی۔ اب جو نئے آنے والے تھے ان کو پتا ہے کہ نماز ضروری ہے۔ یہ تو ہر ایک کو پتا ہے فرائض میں داخل ہے۔ لیکن اس استعداد کی کمی تھی کہ اس اہمیت کو یاد رکھ سکیں یا سستی نے استعدادوں کو کم کر دیا تھا۔ تو یاددہانیاں بھی استعدادوں کو چمکا دیتی ہیں یا ان کو بہتر کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ نمازوں میں حاضری بڑھنا بتاتا ہے کہ طاقت سے بڑھ کر تکلیف کی وجہ سے (بیت) میں آنا روک نہیں تھا بلکہ سستی نے استعداد یا اہمیت کا اندازہ نہ ہونے دیا اور اس وجہ سے پھر استعداد کو زنگ لگ گیا اور آہستہ آہستہ وہ (بیت) میں آنے میں سست ہوگئے۔ پس ذرا سی کوشش سے سست لوگ اپنی غفلت دُور کر سکتے ہیں۔

اس لئے گزشتہ دنوں جب میں نے خاص طور پر بعض تربیتی کاموں کی طرف امام صاحب، عطاء المجیب راشد صاحب کو توجہ دلائی تو یہ بھی کہا تھا کہ یہ بھی افراد جماعت کو کہیں کہ ایک دوسرے کو بیت میں لانے میں مدد کریں۔ یہاں اگر فاصلے زیادہ ہیں تو ہمسائے اپنی سواری بدل بدل کر استعمال کر سکتے ہیں تاکہ کسی پر پٹرول کے خرچ کا بوجھ بھی نہ پڑے۔ بعض لوگ پہلے بھی اس طرح کرتے ہیں۔ جلنگھم کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ صبح فجر کی نماز پر ان کے دوست دس منٹ پہلے فون کر دیتے ہیں کہ مَیں اتنے منٹ بعد پہنچ رہا ہوں۔ فجر کی نماز کے لئے تیار رہیں۔ اگر اس طرح آپس میں ایک دوسرے کو کہہ دیں تو (بیت) کی حاضری کافی بہتر ہوسکتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بات سے ہر ایک یکساں فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یاددہانی کی ضرورت رہتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے مطابق بات جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض خود کوشش کرتے ہیں۔ بعض سہارے تلاش کر کے بہتر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کے لئے خود سہارا بننا پڑتا ہے تاکہ جو افراد کی استعدادوں کی ترقی ہے وہ بھی حاصل ہو اور جماعتی معیاروں کی ترقی بھی حاصل ہو۔ اس لئے بہرحال نظام جماعت کو بھی اور افراد کو بھی جو بہتر ہیں، اپنا حق ادا کرنا چاہئے۔

توجہ کی بات ہو رہی ہے تو پھر خطبات میں بھی توجہ قائم رکھنی چاہئے۔ خطبوں کے دوران بعض دفعہ میں نے بھی دیکھا ہے، بعض خود بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ بعض دفعہ لوگ اونگھ جاتے ہیں اور صرف اونگھ نہیں جاتے بلکہ اتنی گہری نیند میں چلے جاتے ہیں کہ جھٹکا کھا کر ساتھ والے پہ گرتے ہیں۔ اس بیچارے کو پھر ٹھوکر لگانی پڑتی ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جن کی شنوائی کم ہوتی ہے۔ صحیح طرح سن نہیں سکتے۔ مطلب نہیں اخذ کر سکتے۔ بعض اپنی سوچوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے مختلف قسموں کے لوگ جو ہیں ان کے لئے صرف فرض کر لینا کہ انہوں نے خطبہ سن لیا یا تقریر سن لی اس میں کیا اثر ہوسکتا ہے۔ بہرحال ان کے لئے یاددہانی اور توجہ کی ضرورت ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جو بعد میں کرائی جاتی رہنی چاہئے۔ جلسوں کے دوران تو شاید بعض لوگ اس لئے بھی نعرہ لگا دیتے ہیں کہ اردگرد بیٹھے ہوؤں کو اونگھتا ہوا دیکھتے ہیں یا اپنی نیند مٹانی چاہتے ہیں تو بہرحال تقریر سننا، خطبہ سننا، توجہ سے سننا، اسے جذب کرنا، اس پر عمل کرنا یہ سب باتیں ہر ایک کی اپنی اپنی استعدادوں پر منحصر ہیں اور اگر یاددہانیاں ہوتی رہیں تو استعدادیں بہتر ہوتی جاتی ہیں۔

پھر (دین) ہر مومن کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے ساتھ آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔ صرف مربیان یا عہدیداروں کا کام ہی نہیں ہے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا۔ نماز کے لئے لانے کی طرف یہ توجہ ضروری نہیں کہ دُور سے ہی لانا ہے۔ ہماری (بیوت الذکر) کے اردگرد جو قریب قریب ہمسائے رہتے ہیں وہ قریب رہنے والے بھی کوشش کریں۔ (بیت) فضل کے نزدیک یا اس بیت الفتوح کے نزدیک جو لوگ ہیں وہ اگر ہمسایوں کو توجہ دلاتے رہیں تو حاضریاں بڑھ سکتی ہیں۔ اسی طرح باقی (بیوت) میں اور یہ حقیقی (دینی) مؤاخات بھی ہے۔ ایک دوسرے سے بھائی چارہ اور محبت بھی ہے کہ ان کا خیال رکھا جائے۔ ان کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مومنوں پر فرض کیا ہے کہ وہ جب آگے بڑھیں تو اپنے بھائیوں کو بھی بلائیں کہ آؤ اسے حاصل کرو۔ جو کمزور ہیں انہیں کھینچ کر اوپر لائیں۔ یہ کام کہ دوسروں کو کھینچ کا اوپر لانا یہ خود بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر کی طرف لے جانے والا ثواب کا ویسا ہی مستحق ہوتا ہے جیسا کہ نیکی کرنے والا۔

(سنن الترمذی ابواب العلم باب ما جاء الدال علی الخیر کفاعلہ حدیث نمبر 2670)

پس باجماعت نماز پڑھنے والے کو جہاں اپنی باجماعت نماز پڑھنے کا ستائیس گنا ثواب ملے گا وہاں وہ اپنے ساتھ لانے والے جتنے افراد ہوں گے ان کا بھی ثواب کما رہا ہوگا۔ مثلاً اگر ایک شخص اپنے ساتھ تین اشخاص کو لے کر آتا ہے تو اس نماز میں اس کا ثواب ستائیس گنا کی بجائے ایک سو آٹھ گنا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے بھی دیکھیں اپنے بندوں کو نوازنے کے کیا کیا انداز ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں چست ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ہر ایک اس سوچ کے ساتھ کام کرے تو ہم نہ صرف دوسروں کی استعدادیں بڑھانے میں حصہ دار بن رہے ہوں گے بلکہ اپنی استعدادیں بھی اس سوچ کے ساتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ میں نے بھی ایک جگہ کھڑے نہیں رہنا، ترقی کرنی ہے۔ اور پھر دوسروں کو خیر مہیا کرکے اللہ تعالیٰ کے کئی گنا فضلوں کے بھی مستحق بن رہے ہوں گے جیسا کہ میں نے حدیث سے بتایا۔ اور یہ سوچ جماعت کی عمومی ترقی میں بھی ایک تغیر پیدا کرنے والی بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی استعدادوں کو بڑھاتے چلے جانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جانے والے ہوں۔

آج بھی میں نمازوں کے بعد دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک محترمہ جنان العنانی صاحبہ کا ہے جو شام کی رہنے والی ہیں اور آجکل ترکی میں تھیں۔ 23/جنوری 2015ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ (-) 11 جنوری 1958ء کو پیدا ہوئیں۔ احمدیت سے قبل یہ سوچ کر کہ دنیا تو فانی ہے اس لئے خدا کی قربتیں تلاش کرنی چاہئیں انہوں نے بہت سے فرقوں کا مطالعہ کیا لیکن کہیں سکون نہ پایا۔ ہمیشہ بڑے درد سے خدا سے ہدایت کی دعا کرتی رہیں۔ آخر 1994ء میں ایم ٹی اے سے تعارف ہوا تو پروگرام لقاء مع العرب میں ان کا دل اٹک گیا۔ ان پروگراموں کو دیکھنے کے بعد پہلی مرتبہ انہیں سکون نصیب ہوا۔ پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں سوالات بھیجے جن کے جوابات لقاء مع العرب میں دیئے گئے۔ لقاء مع العرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جوابات سے یہ بہت متاثر ہوئیں اور 1995ء میں اپنے خاوند کے سامنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس فیصلہ میں ان کی بیٹی بھی ان کے ساتھ تھیں۔ گو انہیں اپنے والد کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تاہم ان کی نیکی، تقویٰ، حسن اخلاق، حسن اعمال کو دیکھ کر ان کے خاوند اور دیگر بچے بھی احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

مرحومہ بڑی سادہ طبیعت کی خوش اخلاق، مخلص، نماز و تہجد کی پابند، رقیق القلب انسان تھیں۔ سب کی مدد کرتیں اور چھوٹوں بڑوں سے شفقت اور محبت سے پیش آتیں۔ مرحومہ نے شام اور ترکی میں لجنہ اماء اللہ اور بچوں کی تربیت کی اور انہیں نظام جماعت سکھانے اور خلافت کی محبت اور اس سے جڑے رہنے کی اہمیت ان کے دلوں میں راسخ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ ایک لمبے عرصے تک وہاں کے ایک شہر کی صدر لجنہ اماء اللہ رہی ہیں پھر جب ترکی میں آئیں تو وہاں بھی انہیں صدر لجنہ سکندرون مقرر کیا گیا اور تا دم آخر یہ اس فرض کو با حسن نبھاتی رہیں۔ اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ سب کے سب بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ وصیت انہوں نے کی تھی لیکن شام کے حالات کی وجہ سے ان کا ریکارڈ گم گیا۔ بہر حال وصیت ان کی زیر کارروائی ہے۔ کارپرداز اس کی کارروائی کرلے اور وصیت منظور کر دے۔ مرحومہ کے بیٹے علی جبر صاحب کہتے ہیں کہ والدہ صاحبہ خود بھی نماز تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرتیں اور تمام اہل خانہ کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ ہمیشہ کہتی تھیں کہ نیند کی لذت کو تہجد کے لئے جاگنے کے شوق سے بدل دو تا تم ثابت کر سکو کہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی اور اہم لذت خدا کی عبادت ہے۔ نیز فرماتیں کہ خدا سے محبت کے اظہار کا یہ طریق بھی اختیار کرو کہ وضو کرکے تیار ہو کر (نداء) کے انتظار میں بیٹھو جیسے تم کسی بہت ہی پیارے سے ملاقات کے لئے بے چینی سے انتظار کرتے ہو۔

محمد شریف صاحب ترکی سے لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود اور خلیفہ اور خلافت سے محبت کی پُرخلوص باتوں کا ضرور اثر ہوتا۔ ان کے پاس اگر کوئی بیٹھتا تو ہر وقت یہی باتیں کرتیں۔ بہت خواہشمند تھیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کی توقعات پر پورا اتریں۔ دوران گفتگو ان کی بات کی تان ہمیشہ قرآنی آیت یا حدیث نبوی یا حضرت مسیح موعود کے کلام پر ٹوٹتی تھی۔

فاطمہ جمعہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ جب سے میں نے بیعت کی ہے مرحومہ نے ہمیشہ میرا خیال رکھا اور مجھے کبھی نہیں چھوڑا۔ جب کسی بچے کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے یا حضرت مسیح موعود کا قصیدہ پڑھتے سنتیں تو تحفہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ فاطمہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ آخری بار جب ہم ملنے گئے تو مجھے کہا: میں تم لوگوں کو وصیت کرتی ہوں کہ تم ہر حال میں ہمیشہ خلیفۂ وقت کی بات ماننا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسل کو بھی ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔ (دین) کی حقیقی خدمت کرنے والے بنائے جیسا کہ ان کی خواہش تھی کہ ان کی نسل میں ہمیشہ حقیقی (دین) قائم رہے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ حبیبہ صاحبہ میکسیکو کا ہے جو 19 جنوری 2015ء کو سو سال سے زائد عمر میں وفات پا گئیں (-)۔ آپ نے جون 2014ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحومہ نے ضعیف العمری میں (دین) قبول کیا مگر اس عمر میں بھی انہوں نے نماز سیکھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کی پابند تھیں۔ دعا گو، عبادت گزار، بکثرت ذکر الٰہی کرنے والی، خوش مزاج اور نیک خاتون تھیں۔ وفات سے قبل نماز ظہر ادا کی۔ زبان پر ذکر الٰہی جاری تھا تو اس دوران ہی ان کی وفات ہو گئی۔ آپ کی ولادت میکسیکو کی چیاپہ (Chiapa) سٹیٹ کے ایک گاؤں زکزو (Zaktzu) میں کیتھولک مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد اپنے علاقے کے معروف پادری تھے جنہوں نے کیتھولک چرچ سے علیحدگی اختیار کر کے پروٹسٹنٹ فرقہ اختیار کیا۔ 1981ء میں مذہبی مخالفت کی بنا پر قتل کر دیئے گئے۔ مرحومہ کے خاوندان کی جگہ اس فرقہ کے پادری مقرر ہوئے۔ 1996ء میں مرحومہ کے پوتے امام ابراہیم صاحب نے (دین) قبول کیا اور ان کی (دعوت الی اللہ) سے مرحومہ کے خاوند اور خاندان کے اکثر افراد نے احمدیت کو قبول کر لیا اور اب ان کے سب پوتے اور پوتیاں اور بچگان احمدی (مومن) ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ جماعت احمدیہ سے منسلک رکھے اور مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شاعر خوشنوا جناب ثاقب زیروی کی یاد میں

ہو گیا ہم سے جدا شاعر وہ پیارا خوش نوا
گونجتی تھی جس کی گلشن میں صدائے دلربا
وہ بہادر تھا نہ ڈرتا تھا کسی طوفان سے
پرچمِ حق و صداقت کو تھا لہراتا سدا
اس کے حرفوں میں وفا تھی اور ترنم دلنشیں
گونجتا تھا اس کے نغموں میں جنونِ جانفزا
حضرتِ ثاقب رہے پیہم سدا مصروف کار
گرچہ آئے ان کے جسم و جان پر بھی ابتلا
عاشقِ دینِ ھدیٰ تھا خادمِ خلفائے دیں
اپنے قول و عہد میں ثابت رہا وہ باوفا
پیارے ثاقب پر خدا کی رحمتیں ہوں بیشمار
اپنی قربانی کے پائے اپنے مولا سے ثمار

خواجہ عبدالمومن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ لندن یوکے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ نبیلہ مسعود صاحبہ بنت مکرم رانا مسعود احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ حال آئرلینڈ کے نکاح کا اعلان مکرم رانا فضل حق صاحب ولد مکرم رانا بشارت احمد صاحب آف بہاولنگر کے ساتھ مبلغ 10 لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 4 فروری 2015 کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ دلہن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم سابق صدر جماعت پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم ماسٹر احمد دین صاحب نمبر دار مرحوم سابق صدر جماعت ننگل ندھیر ضلع نارووال کی نواسی جبکہ دلہا مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت چک 166 مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم چوہدی فیروز خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت چک 168 مراد ضلع بہاولنگر کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت وراحت بنائے آمین۔

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، لاء اینڈ پارلیمینٹری افیئر ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کردیا ہے۔ خواہشمند احباب وخواتین مزید معلومات وآن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

ویری یولائن انٹرکول کمپنی کو لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور ملتان میں 100 سے زائد آسامیوں کیلئے ریفریجریشن ٹیکنیشن اور 40 سے زائد آسامیوں کیلئے ریفریجریشن سپروائزر کی ضرورت ہے۔

منسٹری آف آئی ٹی کے تحت کام کرنے والی کمپنی نیشنل آئی سی ٹی آر اینڈ ڈی فنڈ کو مینیجر بزنس پلاننگ اینڈ سٹریٹجی، مینیجر پروکیورمنٹ، ڈپٹی مینیجر بجٹنگ اینڈ فنانشل کنٹرول، ڈپٹی مینیجر فیسیلیٹیز اینڈ سیکیورٹی، اسسٹنٹ مینیجر انٹرنل آڈٹ، اسسٹنٹ مینیجر لیگل اور ریسپشنسٹ/ آفس اسسٹنٹ کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ڈائنامک سپورٹس ویئر پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کو امپورٹ کوآرڈینیٹر، پروکیورمنٹ آفیسر، پروڈکشن آفیسرز (فریش اور تجربہ کار)، کوالٹی انچارج اور اکاؤنٹس آفیسر کی ضرورت ہے۔

محکمہ ماہی پروری پنجاب کو فشریز ریسرچ اسسٹنٹ، جونیئر کلرک اور فشریز واچر کی آسامیوں کے لیے موزوں معذور افراد (Disabled Persons) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

یونیورسٹی آف پنجاب کو سینئر ہارڈ ویئر سپورٹ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت انٹر/ گریجوایشن+ تجربہ کا ہونا لازمی ہے۔

OGDCL کو مینیجر ان فنانس اینڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ، ڈپٹی چیف اکاؤنٹنٹ، ڈپٹی چیف (انویسٹر ریلیشن)، اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ، سینئر انٹرنل آڈیٹر، انٹرنل آڈیٹر اور اسسٹنٹ ایچ آر۔او (ٹرینی) کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی کو فلائیٹ انسپکٹر پائلٹ، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایوی ایشن، اسسٹنٹ ایئر ٹریفک کنٹرول آفیسر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئی ٹی ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئی ٹی (آریکل ای آر پی ڈویلپر)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئی ٹی (آریکل فنانشل فنکشنل کنسلٹنٹ) کی ضرورت ہے۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

ٹسڈک (TUSDEC) لاہور PSDF کے تعاون سے ضلع لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ اور نارووال کے میٹرک (سائنس) پاس نوجوانوں کیلئے سولر فوٹو والٹکس ٹریننگ کورس کا آغاز کررہا ہے۔ دوران کورس منتخب درخواست گزار کو یونیفارم، کتب، بیگ کے ساتھ ساتھ 1500 روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.tusdec.org.pk/solar-training

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے PSDF کے تعاون سے سولر فوٹو وولٹک سسٹم انسٹالیشن اور پمپنگ ٹریننگ کا انعقاد کیا ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم میٹرک (سائنس)/ DAE یا F.Sc تک ہو اور ان کا تعلق ضلع لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ یا نارووال سے ہو، کورس میں داخلہ لینے کے اہل ہیں۔ دوران کورس طالب علموں کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ ایڈمشن فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

http://www.kics.edu.pk

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کے لیے 15 مارچ 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر شاہد اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راجن پور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نعمانہ شاہد واقفہ نو نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور خدا تعالیٰ کے فضل سے بعمر تقریباً سات سال مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو، بچی کی والدہ کو اور معلمین سلسلہ کو نصیب ہوئی۔ بچی مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم سعید احمد صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کی تقریب آمین مورخہ 6 مارچ 2015ء کو ہوئی۔ مکرم عطاالمصور صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے بچی سے قرآن کریم سنا اور مکرم نصیر احمد قمر صاحب امیر ضلع راجن پور نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک سیرت، خادمہ دین بنائے نیز قرآن کریم سے محبت عطا فرمائے اور قرآن کریم باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ہمایوں طاہر صاحب معلم سلسلہ بیریانوالہ 295 گ-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رانا چراغ دین صاحب 90 سال کی عمر میں 17 فروری 2015ء کو وفات پاگئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی دن مغرب کی نماز کے بعد آپ کی نماز جنازہ آپ کے گاؤں 294 گ-ب میں آپ کے گھر میں خاکسار نے پڑھائی۔ پھر آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ 18 فروری کو بیت المبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ فجر کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نیک، پرہیزگار اور نمازی خاتون تھیں۔ آپ نے خود بیعت کی تھی اور پھر ساری زندگی احمدیت پر قائم رہیں اور خاندان اور گاؤں میں ہر قسم کی مخالفت میں خاوند کا ساتھ دیا۔ آپ نے سوگواران میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم رانا محمد افتخار صاحب کو بطور امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ خدمت کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح دوسری جماعتی خدمات کرنے کا بھی موقع ملا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا محمد یونس صاحب کو بھی جماعت میں مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

نمایاں کامیابی

مکرمہ رضوانہ قیوم صاحبہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ڈاکٹر مہ رخ خان صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالقیوم صاحب نے جی سی یونیورسٹی لاہور سے 2014ء کے فائنل امتحان ایم فل فارماسوٹیکل کیمسٹری میں 4 CGP میں سے 3.79CGP لے کر 94% نمبر حاصل کرکے اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ اور یونیورسٹی کی طرف سے سرٹیفکیٹ آف ایکسی لینس حاصل کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فلک شیر صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ربیبہ مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ بنت مکرم مرید احمد صاحب 34 سال کی عمر میں پھیپھڑوں کے انفیکشن کی وجہ سے 11 مارچ 2015ء کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 12 مارچ 2015ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ ناصرات الاحمدیہ کی عمر سے ہی پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، متقی، پرہیزگار اور بااخلاق تھیں۔ جماعتی کام میں صدر صاحبہ کی خصوصی معاون ومددگار اور سیکرٹری وقف نو لجنہ اماء اللہ کے طور پر آخری وقت تک خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ واقفات نو کو وقف نو سلیبس کی تیاری کرواتی، پرچہ جات حل کروا کر مرکز کو بھجواتی، مقابلہ جات کرواتی، بچوں سے ہمیشہ پیار ومحبت سے سلوک کرتی اور کبھی کسی سے ناراضگی کا اظہار نہ کرتی تھیں۔ مرحومہ مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ مرحومہ نے آنکھوں کا عطیہ دیا ہوا تھا ان کی وفات کے بعد نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن نے ان کی وصیت کے مطابق آنکھوں کا عطیہ وصول کرلیا۔ جن احباب وخواتین نے بالمشافہ یا فون کے ذریعہ تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں ہم سب کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆......☆......☆☆

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ 1: پریس ریلیز

ہی ظلم وستم کے یہ افسوسناک واقعات کسی احمدی کے پایہ استقلال میں لغزش پیدا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے مقدس نام پر منعقد کئے جانے والے اجتماعات میں احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے کھلے عام دئے جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مخالفین کثیر تعداد میں ایسا نفرت انگیز لٹریچر شائع کر کے عوام میں تقسیم کر رہے ہیں جس میں احمدیوں کے بائیکاٹ سے لے کر قتل کرنے تک کی ترغیب دی جاتی ہے۔ لیکن متعلقہ حکومتی ادارے اس ضمن میں بے حسی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی بنا پر معصوم احمدی اپنی جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1984ء کے امتیازی قوانین سے اب تک 250 افراد کو احمدی ہونے کی بنا پر موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سفاک قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

درخواست دعا

۞ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبداللطیف پریمی صاحب مربی سلسلہ (ر) حال امریکہ ان دنوں علیل ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرمہ بشریٰ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یٰسین عادل صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار عبدالرحیم صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ بخار کے عارضہ کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم عبد الغفور نسیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید محلّہ دارالعلوم صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں

میرے دوست اور مخلص احمدی مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم حبیب اللہ چودھری صاحب کو مثانہ میں تکلیف ہے۔ فیصل آباد کے ایک پرائیوٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ آجکل میں آپریشن متوقع ہے۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری آفاق باجوہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم میاں عبدالکریم کوثر صاحب کوثر کریانہ مرچنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ دو سٹنٹ ڈالے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رفیق احمد خان صاحب آئر لینڈ کی والدہ (اہلیہ مکرم لالہ غلام محمد صاحب مرحوم گوٹھ شیر محمد نواب شاہ) شوگر اور بلڈ پریشر کے باعث بیمار ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔ نیز بینائی بھی بہت کمزور ہوگئی ہے۔

۞ نواب شاہ حلقہ ایوان طاہر کے مکرم نعیم احمد صاحب کے والد مکرم عرفان احمد صاحب آف جمالپور بعارضہ فالج علیل ہیں۔ مفلوج کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔

۞ مکرم ملک مبرور احمد صاحب شہید کی والدہ محترمہ کئی عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

۞ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق صدر جماعت باندھی ضلع نواب شاہ اور ان کی اہلیہ محترمہ (جو کہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ رحیم یار خان کے والدین ہیں) کا نواب شاہ سے جمال پور جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ مکرم نذیر احمد صاحب کو تو معمولی چوٹیں آئی ہیں مگر ان کی اہلیہ کو سر اور آنکھوں پر کافی چوٹیں آئی ہیں اور وہ صاحب فراش ہیں۔

۞ مکرم اعجاز احمد صاحب زعیم انصار اللہ نواب شاہ ایکسیڈنٹ میں ٹانگ کی ہڈی فریکچر ہونے کے باعث علیل ہیں۔ گھر پر علاج جاری ہے۔ نیز ان کی ساس محترمہ (اہلیہ ماسٹر احسان الحق صاحب کیمپ نمبر 2 نوابشاہ) بعض عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ کچھ دن ہسپتال داخل رہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بازیافتہ Evo

۞ مکرم انیس احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک عدد Ptcl-Evo گول بازار کے قریب سڑک پر گری ہوئی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو، وہ شناخت بتا کر خاکسار سے حاصل کرلیں۔

0335-1069548

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔ مارچ

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25مارچ2015ء

6:20 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	ایم ٹی اے بین الاقوامی کانفرنس 2015ء
1:50 pm	سوال وجواب
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com